© rasailojaraid.com

ملا معاویہ حنفی

وہی مرغی کی ایک ٹانگ

لیجئے صاحب وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ اٹوٹ انگ، اٹوٹ انگ کی لمبی رٹ نے امیدوں، آرزوؤں اور امنگوں پر گھڑوں پانی ڈال دیا۔ دہلی کے مرغن اور مزیدار کھانے، لکھنوی کی دل پسند مٹھائی، آگرے کا پرشکوہ حسن اپنی جگہ، مگر بھارتی قیادت اپنا خبث باطن نہ چھپا سکی، اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ کی رٹ لگائے رکھی۔ ہم نے اسی وقت کہہ دیا تھا جب جسونت سنگھ نے مذاکرات سے پہلے، بہت پہلے پریس کانفرنس میں کہا تھا۔ "کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے" کہ اس دعوت سے بھارت کچھ اور مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بھارتی قیادت کی پوری کوشش رہی ہے کہ بات چیت محض کشمیر پر ہی نہ ہو، بلکہ، ان کی خواہش تو یہ تھی کہ اس مسئلہ کو سرے سے چھیڑا ہی نہ جائے، البتہ باہمی تجارت، ایٹمی معاملات، کراچی میں بھارت قونصل خانے کا اجراء اور چھوٹے موٹے دیگر امور پر ہی گفتگو ہو مگر جنرل مشرف اس لحاظ سے داد و تحسین کے لائق ہیں کہ انہوں نے فی الحال کشمیر کے علاوہ کسی اور موضوع پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشمیر ہی اصل "مسئلہ" ہے۔ اگر اسے حل کر لیا جاتا تو پھر دوسرے مسائل کے حل کے لئے بھی گفتگو ہو سکتی تھی، کشمیر کی وجہ سے نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان بھارتی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اب جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے بلکہ جنوبی ایشیا کے پورے خطے کا امن بھی زد میں ہے۔ اس میں سراسر قصور ہندو بنئے کا ہے جس کے ضمیر و خمیر اور رگ و پے میں باہمی نفرت، توہین آدمیت، تنگ نظری، موقع پرستی، وعدہ خلافی، مکاری اور سازش رچی بسی ہے۔ بھارت اگر کشمیر کو مسئلہ اور متنازع ماننے کیلئے تیار نہیں تو پھر وہاں آٹھ لاکھ فوج کا ہے کو متعین کی ہوئی ہے؟ وہاں مسلمانوں کی زندگیاں اجیرن کیوں بنادی گئی ہیں؟ پون لاکھ شہادتیں کیسے ہوگئیں؟ بھارت کی طرف سے حقوق انسانی کی اتنے بڑے پیمانے پر خلاف ورزیاں کیوں ہو رہی ہیں؟

جنرل مشرف نے آگرہ میں اخباری مدیروں کے سامنے بھارتی قیادت کے انتہا پسندانہ رویے کا جو ردعمل ظاہر کیا وہ ہر محب وطن پاکستانی کی آواز ہے۔ جنرل صاحب نے کہا ہے کہ "دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات ٹھیک نہ ہونے کی وجہ کشمیر ہے، کنٹرول لائن پر لڑائی ہو رہی ہو تو ہم ایک دوسرے پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں۔ جب بھارت نے پاکستان کے خلاف لڑنے کیلئے مکتی باہنی کو تربیت دی اور سیاچن پر قبضہ کیا تو آپ سوچیں اس سے ہمیں کتنی تکلیف ہوئی تھی۔"

انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ "بھارت اٹوٹ انگ کی بات کرے تو میں بھی نہر والی حویلی مانگ سکتا ہوں"۔

جنرل صاحب وطن واپس پہنچ چکے ہیں، ان سطور کے چھپنے تک خیال ہے کہ مذاکرات کے حوالے سے وہ قوم اور پریس کو ضرور آگاہ کریں گے کہ وہ کون سی "نادیدہ قوتیں" تھیں جو مذاکرات کی پیشرفت میں رکاوٹ بنتی رہیں۔ ہمیں تو اتنا کہنا ہے

© rasailojaraid.com